

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آہ لطف اللہ خدا کا لطف سچا مخلوق پر
شروعی قسمت ہماری آج وہ رخصت ہوا

عشق رسول ﷺ

علمائے حق

شہید فی سبیل اللہ حضرت مولانا قاری لطف اللہ صاحب رحمہ

بریلوی ملاؤں کا ایمان

از

حضرت مولانا محمد ضیاء الفتاحی صاحب فیصل آباد

نشر

مکتبہ سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت لاہور

عشق رسولؐ

علیؑ کے حق

کفر کی شین

آج کل جبکہ ہمارے محبوب ملک پاکستان کی سرحد است پر کفرستان کی فوجوں نے ڈیرہ جمار کھنا ہے اور سینکڑوں قومی و ملی اور معاشی مسائل سے قوم بھاری ہے بعض متصادفی قسم کے خطرناک خیمہ ٹلاؤں اور جلوہ خور مولویوں نے بجائے اس کے کہ ایسے نازک ترین وقت میں قوم کے سامنے کوئی تعمیری لائحہ عمل رکھتے اور کتاب و سنت کی روشنی میں مسلمان قوم پر رحم کرتے ہوئے کسی بنیادی پروگرام کی دعوت دیتے اپنی پرانی دنیائوس عادت کے مطابق کفر کی شین رگڑا رکھی ہے اور اپنے سوائام مسلمانوں کو خصوصاً علماء دیوبند سے نسبت رکھنے والوں کو کافر، دہائی، رکابی اور خدا جہانے کیا کیا کہا جا رہا ہے۔ مولود شریعت کے بہانے لوگوں کو بلا کر وسیع پیمانہ پر اختلاف پیدا کرنے کے لئے قوم کا رویہ اور وقت ضائع کیا جا رہا ہے تاکہ قبولِ حالی ہو سکے رہے اہل قبلہ میں جنگ ایسی باہم کہ دین خدا پر ہنسے سارا عالم

عشق رسولؐ کا نعرہ

اور پھر کمال یہ ہے کہ عشق رسولؐ کا ہی نعرہ لگا کر رسول پاکؐ کی اُمت کے ٹکڑے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے چونکہ موجودہ مسلمان خواہ وہ کہتے ہی گنہگار ہوں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت اور محبت رکھتے ہیں اس لئے بے خبر لوگوں کے جذبات سے کھیلنے ہوئے قوم کے یہ تاہلِ مِلّات اپنے مخالفین کو بدنام کرنے کے لئے خود عاشقِ رسولؐ اور دوسروں کو نفوذِ باللہ گستاخِ رسولؐ بتلاتے ہوئے اپنا اُترسیدھا کرتے ہیں۔ حالانکہ ادنیٰ درجہ کا گنہگار مسلمان بھی حضور علیہ السلام پر قربان ہونا اور آپ کے ناموس پر پہاڑی نہیں جان چھڑکنا اپنا اولین فریضہ سمجھتا ہے اور ہر وقت کہتا ہے:-

سے نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود ان کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ شریف کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

(ظفر علی خاں)

ناموس رسالت اور علماء دیوبند | باخبر لوگ جانتے ہیں کہ ناموس رسالت

کے میدان میں اکابرین دیوبند اور ان کے خدام سب سے آگے رہے ہیں جب کسی دریدہ دہن کافر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کی تعلیمات پر کجواس کی تو ان علماء حق نے ہر طرح مداخلت کی۔ غازی علم الدین شہید اور دوسرے شیعہ رسالت پر قربان ہو کر اسے پروانوں کی تائید میں جو کچھ ہو سکا کیا۔ آنحضرت فداہِ اُمی والی کی محض بس اور ممتاز صفت ختم نبوت کیلئے جو کچھ ان حضرات نے کیا اور جو کچھ حضرات کر رہے ہیں قوم کے بڑے بڑے ملکہ طبعوں سے مخفی نہیں۔

قادیانیوں جیسی منظم اور ہوشیار پارٹی سے نگر لینا کوئی معمول کام نہیں تھا اور پھر قادیانیوں کے سب سے بڑے سرپرست اور روحانی باپ انگریزوں سے بغاوت کرنا اور اس سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں، جلد و طعن، بلکہ پھانسی تک کی سزا میں ثابت

قدی کسی مہولی ایمان واسے آدمی کا کام نہیں تھا۔ جب ترکستان کے مسلمانوں پر انگریز بے پناہ مظالم ڈھا رہا تھا، جب سمرنا کی بیٹیوں کی عصمت دری انگریز کے ہاتھوں اسی طرح ہو رہی تھی جس طرح مشرقی پنجاب میں سکھوں کے ہاتھوں سے ہوئی اور جب کہ بعض قبر پرست، پیشہ در پیر اپنے سفید آقا کو خوش کرنے کے لئے تعویذ لکھ لکھ کر فوجی بھرتی کے قوتے دے رہے تھے۔

ترکی کدو مسلمانوں پر کفر کے قوتے لگا رہے تھے۔ اسوقت حضرت شیخ الہندؒ کا اپنے احباب سمیت ثابت قدم رہتے ہوئے مالٹا کی اسارت کو قبل کرنا کوئی ایسی قربانی نہیں تھی نظر انداز کیا جاسکے۔ ملی میدان کے علاوہ تبلیغی، تعمیری اور تصنیفی میدان میں علماء دیوبند کی سبقت اور پیش قدمی خدمت اہل علم سے مخفی نہیں۔ بخاری شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، مسلم شریف، موطا مالک، مشکوٰۃ شریف کے شروح و حواشی عربی میں لکھ کر جامعہ ازہر مدینہ منورہ، قسطنطنیہ کے بڑے بڑے علماء و مشائخ سے خراج تحسین حاصل کرنا انہی سعادتمندوں کا حصہ تھا کیا صحیح مسلم کی ضخیم ترین شرح عربی فتح العلم مصنفہ شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ دیوبندی اور بذیل الجہود شرح ابوداؤد کی نظیر اسوقت کے بڑے بڑے بین الاقوامی ادارے پیش کر سکتے ہیں؟

خدمت حدیث کے علاوہ ان حضرات کی عملی شان کا پتہ کرنا ہر تو حجاز و مصر، عراق و شام کے مسلم اکابرین سے دریافت کر دے۔ ہم نے دارالعلوم دیوبند کے احاطہ میں اپنی آنکھوں سے مصری، ترکی اور حجازی طلباء کو دیکھا ہے جو ہندوستان میں علماء دیوبند کی شہرت سن کر علم حدیث و تفسیر کی تحصیل کیسے جوق درجوق آتے ہیں اور اس سرچشمہ علوم نبوت سے سیراب ہو کر دعائیں دیتے ہوئے جاتے ہیں۔ خدمت حدیث کے علاوہ فقہ حنفی کی ٹھوس علمی خدمت بھی انہی حضرات نے کی ہے، بریلوی ملاں حنفیت اور عشق رسولؐ کے اپنے اپنے دعوؤں کے باوجود حدیث اور فقہ کی علمی خدمت سے پوری طرح محروم رہے۔ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الادب الفقہ حضرت مولانا اعجاز علی صاحب نے فقہ حنفی کی اکثر کتب مثلاً شرح لقاہیہ، کنز الدقائق، قدوری، نور الایضاح کے حواشی عربی میں قلمبند فرما کر فقہ حنفی کے طلباء پر احسان

عظیم فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ آثارِ حسن، اعلیٰ السن، جیسی بلند پایہ تصنیفات سے جس قدر مذہب کی خدمت کی گئی اہل علم پر محض نہیں!

ہمارے مہربانوں کا حال | بریلویوں کا حال اس کے بالکل برعکس ہے یعنی علمی تصنیفی میدان میں صفر! باوجود لمبے چوڑے محبت رسول کے دعووں کے اس پارٹی کے کسی رکن کو کتب احادیث میں سے کسی کتاب کی عربی تو درکنار اردو شرح لکھنے کا بھی شرف حاصل نہ ہوا اور عملی میدان میں ایسے پیچھے رہتے ہیں کہ آج تک کسی اجتماعی اور تعمیری کام میں مقام نہ پیدا کر سکے۔ ان مسلمانوں کو کافروں، واپی، بخدی اور خدا جانے کیا کچھ بتانے کیلئے رسائل بھی لکھتے ہیں، اسبہتارات بھی چسپاں کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ امن سے بسنے والے مسلمانوں میں سر پھٹل کرانا خوب جانتے ہیں بلکہ اپنی پوچھ تو بجز علم غیب وغیرہ کی بحثوں میں قوم کو الجھانے کیلئے کسی سیاسی، اقتصادی یا معاشی مسئلہ پر نہ کچھ لکھ سکے اور نہ ہی ان مسکینوں میں آج تک ایسا استعداد پیدا ہو سکی۔

کچھ اور خدمات | اس کے علاوہ یہ حضرات قوم کی کچھ اور خدمات بھی سر انجام دیتے رہتے ہیں اور دراصل انہی قومی خدمات کے صدمہ سے دوچار ہو کر سارا شور و غوغا کرتے ہیں وہ خدمات بطور نمونہ حسب ذیل ہیں:-

- ① جاہل مریدوں سے نذر اسنے وصول کرنا۔
- ② ہر جگہ اختلافی مسائل کو خوب ہوائے کر دعوت دینے والوں سے باقاعدہ فیس وصول کرنا۔ تاکہ شکم پروری کے ذرائع زیادہ سے زیادہ پیدا ہوں۔
- ③ مخالفت جس مصلے پر نبی ز پڑے اسے فوراً دھلوانا۔
- ④ تلاوت قرآن مجید کی نسبت گمانے بجائے کو زیادہ وقت دینا۔
- ⑤ بڑے بڑے چوہدریوں کی چار پائوں کے گرداگرد قرآن شریف پھرا کر ان کے گناہ بخشوانا۔

- ⑥ جنازہ اور موت کے جاہلانہ رسومات کو عین اسلام بتانا تاکہ وصول میں فرق نہ آئے
- ⑦ مولود شریف کی مجلس میں حاضرین کو درود شریف کا حکم دیکر خود کمرے کھڑے اردودھ ہڑپ کرنے کی خدمت سنبھالانا۔

۵) اپنے مخصوص مدارس میں نو مہلکان قوم کی علمی تربیت اور ان میں فنی قابلیت پیدا کرنے کی بجائے انہیں شعر خوانی کی طرف لگا کر آدار، بنانا اور چند مخصوص مسائل رٹوا کر انہیں کسی دوسری جگہ امام مسجد گوانا اور اس طرح خود استاذ العلماء بننے کی خواہش پوری کرنا۔

۹) بے پردہ خواتین سے خلوت میں بیعت کر لینا اور انہیں زینہ اولاد بنشنا۔

۱۰) بزرگوں کی کرامات اور قصوں سے مسائل شرعیہ پر استدلال کرنا۔

تلاش عشرۃ کاملہ

برادران اسلام

کیا کسی اور اسلامی ملک میں بھی یہ وہابی جنمی کے جھگڑے اور عظیم غیب وغیرہ کی رنجشیں ہوتی ہیں یا کہ یہ شرف صرف اسی ملک کو حاصل ہے۔ جہاں تقریباً پوری ایک صدی انگریزوں نے ڈیرہ جھانے رکھا اگر اور کسی ملک میں یہ جھگڑے نہیں اور یقیناً یقیناً نہیں تو پھر کیا میں یہ رائے لکھنے میں حق بجانب نہیں ہوں کہ ان تمام فضول قسم کے جھگڑوں کی ذمہ داری اسی سفید آقا پر عائد ہوتی ہے جس کی حکومت کاسنگ بنیاد لڑاؤ اور حکومت کو کی حکمت عملی پر رکھا گیا اور کیا میں یہ نہ کہوں کہ جُبر و دستار لٹکے پردہ میں اسی عیار آقا کی ملک صلاحی کا حق ادا ہو رہا ہے جس نے بغداد و اجازا ترکستان پر ائمہ صاف کیا اور اب بھی مصر و ایران کو ترلقہ بنانے کی فکر میں ہے

سے اندس کے باتو گفتسم و بدل تر سیدم

کہ دل آزرده شوی و گر نہ سخن بسیار است

کانگریسیٹ کا آخری حربہ | ہمارے یہ مخصوص کرم فرما تعلیم یافتہ حضرات کو علماء حق سے برگشتہ کرنے کیسے آجکل ایک نیا حربہ استعمال کرتے ہیں اور وہ کانگریسی ہونے

کا حربہ ہے لیکن دوستوں کو غلط نہ ہو ازل تو یہ ایک سیاسی نظریہ تھا جس کا مذہب

یا اعتقاد سے کوئی دُور کا واسطہ بھی نہیں اور پھر پاکستان میں رہ کر کانگریسی ہونیکا
کوئی احمق ہی مدعی ہو سکتا ہے نیز سب علماء دیوبند نے متفقہ طور پر ہرگز ہرگز
اس نظریہ کو قبول نہیں کیا تھا۔ کون نہیں جانتا کہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی
حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند، مولانا کفایت
مفتی محمد حسن امرتسری جیسے علیل القدر ذمہ دار علماء و مشائخ نے ڈٹ کر آخر دم تک
کانگریس کی مخالفت اور مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دیا بلکہ علامہ عثمانی علیہ الرحمہ تو قائد اعظم
کے دست راست ثابت ہوئے اسی وجہ سے قوم اور حکومت پاکستان کی نظر میں
صلیٰ رحم الف المائدین جو وقعت مولانا مرحوم کی تھی وہ کسی مولوی یا پیر کی نہ ہو سکی۔

سے اس سعادت بزورِ بازو نیست
تو نہ بخشند خدا سے بخشندہ

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کو حکومت پاکستان نے شیخ الاسلام کہا، اُن کی
رہنمائی کو قابلِ فخر سمجھا، قوم کے محبوب قائد اعظم کی نماز جنازہ آپ ہی نے پڑھائی
اور تمام مسلمانوں نے آپ کی اقتداء کر کے آپ کی عظیم شخصیت کا عملی اعتراف کیا۔

بریلوئیت عیسائیت کے روپ میں

ہمارے ان مخصوص کرم فرماؤں نے دین اسلام کو عیسائیت کی طرح ایک
کھلونا بنا رکھا ہے۔ عشق اور محبت کے پرے میں شریعت اسلامیہ کو سرخ کرتے
ہوئے عیسائیت کو بھی مات کر جاتے ہیں۔ قبر پرستی کی دعوت دینا، مخلوق کو
خالق کا درجہ دینا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایسا غلو کہ آپ کو
نغوذ باللہ مقام رسالت سے اٹھا کر مقام الوہیت تک لے جانا اور بزرگان دین
کی شان میں ایسا رافضانہ مبالغہ کہ انہیں مقام ولایت سے مقام رسالت تک
پہنچانا ان حضرات کے دائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ اس عیسایانہ افراط کے
چند نمونے قابلِ ملاحظہ ہیں۔ ایک پیر بدست فرماتے ہیں :-

سے چاچہ شہر مدینہ و سدا کوٹ مٹھن بیت اللہ
ظاہر دے دیچ پیر فریدن باطن دیوچ اللہ

ایک دوسرے عال صاحب گہرائیاں ہیں۔
 سے اشرفی احمد غنت رہنے بیٹھے ہیں
 عرش پر ایزد غفار رہنے بیٹھے ہیں
 ایک تیسرے صاحب برسے۔

سے وہی جو ستوی عرش تنہا خدا ہو کر
 اُتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہرگز
 ایک چوتھے بدھرمیاں کی سنو۔

سے پرفہ انسان میں آکر خود دکھانا سقا جمال
 رکھ لیا نام محمد تاکہ رسوائی نہ ہو
 پانچویں احمد رضا خانی صاحب جھوم کر فرماتے ہیں۔

سے یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا
 تیرا اور سب کا خدا احمد رضا!

میری حالت آپ پر ہے عیاں
 آپ سے کیا ہے چھپا احمد رضا!
 (حوالہ نغمۃ الروح)

علی پر رسالہ "الانوار الصوفیہ" کے انوارات بھی قابل مطالعہ ہیں۔ پیر صاحب
 سے مخاطب ہو کر مرید جمی گویا ہوئے۔

سے حور و ملک فلک پر فرش پر زمیں پہ تیرے
 خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

سے تم ہو غنت تار دو عالم واقع رنج و بلا
 دین و دنیا میں شاہ ہے بادشاہی آپ کی

سے فرشتے تیرے چاہ سے سیراب ہو کر
 کہے جارہے ہیں جماعت علی شاہ

ہے اگر ستائیں گے نکیرین لحد میں شاہ
 ان کو دکھلاؤں گا اس وقت صورت تیری
 نفوذ باللہ من نالک هذه الخرافات المثلث والالیسہ راجعون
 ہے اے بسرا پردہ یثرب بخواب
 کہ شد مشرق و مغرب خراب

بریلوی مشن "یہودیت" کے لغزش قدم پر!

ایک طرف یہ افراط دوسری طرف تقریط کرتے ہوئے یہ حضرات یہودیت
 کے رستہ پر ایسے گامزن ہوتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ بریلوی مشن کے
 بانی ادل مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اپنے ایک پیر بھائی کی خوشبو کو روضہ
 نبوی کی خوشبو سے تشبیہ دیتے ہوئے توہین رسول سے شرارتیں نہیں۔ ان
 کی عبارت یہ ہے۔ "جب ان کا انتقال ہوا تو میں دفن کے وقت اُن کی قبر میں
 اُڑا تو مجھے بلامبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی مرتبہ روضہ الزمر صلی اللہ علیہ وسلم
 کے قریب سے آئی تھی۔" (دیکھو ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۲۵)

مشتعلی بزرگو! دیکھا اس عشق رسول کے مدعی نے اپنے پیر بھائی کی خوشبو سے
 تشبیہ دیکر کس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی ہے۔ ہمارا ایمان ہے
 کہ دنیا بھر کی کستوریں اور عطریات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کے
 ایک قطرہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ پسینہ تو کیا ادنیٰ سے ادنیٰ چیز حتیٰ کہ خاک کو
 آنحضرت سے نسبت ہو جائے تو وہ عرش الہی سے بڑھ جاتی ہے۔
 حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں واضح طور
 پر مدلل حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ (دیکھو آب حیات وغیرہ)

اعتدالی راہ | علماء حق نے اس افراط تقریط سے الگ ہو کر جس انداز سے
 اسلام کی صحیح تصویر پیش کی ہے اُسی کو دیکھ کر تعلیم یافتہ طبقہ کار جہان اُن کی طرف

ہوا۔ علماء حق خدا کو خدا تعالیٰ اور رسول کو رسول، صحابی کو صحابی، ولی کو ولی ہی کے مقام پر رکھتے ہیں اور سب کا اعلیٰ قدر مراتب احترام بجالاتے ہیں اور کسی کی شان میں ہرگز ہرگز ادنیٰ درجہ کی گستاخی بھی نہیں ہونے دیتے۔ ان کے متعلق یہ پڑھیں گے کہ لغو ذواللہ وہ حضور پاک کی بے ادبی کرتے ہیں بہت بڑا جھوٹ یا ان کے حالات اور تصانیف سے جہالت اور ناواقفیت ہے۔ ان کی جن عبارات کو توڑ مروڑ کر بعض چالاک اور پیشہ ور قلم نویس کرتے ہیں ان کے جوابات ایک دفعہ نہیں بلکہ سینکڑوں دفعہ دینے چاہیے ہیں۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی دس سید مرتضیٰ حسن اور مولانا محمد منظور نعمانی وغیرہ بزرگوں کی تصانیف پڑھ کر حقیقت حال سے واقفیت حاصل کیجئے۔ چند عبارات بزرگان دین کی نقل کی جاتی ہیں جس سے ان کے عشق اور محبت رسول کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند

آپ جب سفر حج پر تشریف لیگے تو بادیہ و ضعف کے مدینہ منورہ سے چند منزل قریب سواری کا اونٹ چھوڑ کر محض روضہ پاک کے احترام میں پیدل چلنے لگے جس سے آپ کے پاؤں میں زخم پڑ گئے۔

آپ نے سفر حج کے بعد مہرنگ کا جو تاساری عمر اسٹے نہ پہنکا کہ روضہ اطہر و دیگر مقامات مقدسہ کا رنگ بزم تھا۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان واقعات کو ”الشہاب“ میں اجمال سے نقل فرمایا ہے جن حضرات کو حضرت کے عشق رسول کو تفصیل سے معلوم کرنا ہوا انہیں مولانا کی عجیب و غریب تصانیف ”آب حیات“ قبلہ نما ”اجوبہ اربعین“ تمذیبات الناس وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار جو ”تہذیب و تہذیب“ میں شائع ہو چکے ہیں انصاف سے ملاحظہ فرما کر بتائیے کہ یہ لوگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب ہو سکتے ہیں؟

اشعارِ قاسمی در مدحِ بنی ہاشمی علیہ السلام



تو فخر کون و مکار ز بدہ زمین و زماں
تو بُوئے گل ہے گر مثل میں اور نبی
جہاں کے سائے کمال ایک تجہ ہیں
لگاتا تہ نہ پتلے کو ابو البشر کے خدرا
کہاں بلند بی طور اور کہاتیری مسراج
اُمیدیں لاکھوں ہیں مکن بڑی اُمید ہے یہ
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
جو یہ نصیب نہ بھیکو اور کہاں نصیب مرے
اُڑا کے باد میری مُشتِ خاک کو پس مرگ

امیرِ شیکر پیغمبرِ ابراہیم شاہِ ابرار
تو نور دیدہ ہے اگر ہیں وہ دیدہ بیدار
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چہرہ
اگر وجود نہ ہوتا تہسا را آخر کار
کہیں ہوئے ہیں زمین اور آسماں ہموار
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شہسوار
مروں تو کھاؤں مدینہ کے نجد کو مور و مار
کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار
کہے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار

وے یہ رُتبہ کہاں مُشتِ خاک و تلم کا
کہ جائے کو چہ اطہر میں بنے تیرے عباد

نوٹ :- بخوبی طوالت چند اشعار کی نقل پر اکتفا کی گئی، ورنہ اس قسم کے اشعار
ان دیوبند حضرت نازقی رحمۃ اللہ علیہ کے بکثرت ہیں۔

حضرت مولانا رشید گنگوہی کا بے پناہ عشقِ رسولؐ

○ حضرت مولاناؒ کے ہاں حجرہ نبویہ کے غلاف کا ایک سبز رنگ کا ٹکڑا تھا جسے
آپؐ ہر جہاں اپنے ہاتھ سے رکھ کر بطور تبرک لوگوں کو زیارت کراتے اور خود ہنر اور
آنکھوں پر ملتے کیونکہ بقول من جس چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے وہ بھی محبوب
بن جاتی ہے۔ پچ کہا ایک دیوانہ عشق نے کہ :-

سے پاسے سگ بوسید مجنوں خلقِ گفتہ ایں چہ بُود
گاہے گاہے ایں سگ در کُٹے لیلیٰ رفتہ بُود

○ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۹ھ کو مدینہ سے حاضر خدمت ہوئے تو بڑی طلباء سے فرمایا یہاں روضہ اقدس کی خاک کا تحفہ بھی ساتھ لائے ہو؟ مولانا نے پیش کی تو غایت محبت سے تمام عمر آنکھوں میں بطور سرمہ استعمال فرماتے رہے۔

○ آپ کے بعض مخلصین نے مدینہ منورہ سے کپڑے ارسال کئے تو آپ نے ان کو برسی عزت سے قبول فرمایا بعض طلباء نے کہا حضرت یہ دوسرے ملکوں سے بن کر جاتے ہیں تو جواب میں ارشاد فرمایا بھائی میرے آقا کے شہر مدینہ منورہ کی ان کو ہوا تو لگی ہے اس وجہ سے یہ معزز ہو گئے۔

○ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کا جلا ہوا زمین مدینہ شریفیت سے آیا تو آپ باوجود نزاکت طبعی کے بے تکلف خوشی سے نوش فرما گئے۔

○ مسجد نبوی کے صحن کی گجروں کے چند دانے پیش کئے گئے تو ستر سے زائد پھلے کر کے عزیزوں میں بطور تبرک تقسیم فرمائے۔

○ امام الرضیۃ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مشہور منسوب جملہ ”اے اللہ میں نے تیری معرفت تو پوری طرح سے حاصل کر لی ہے مگر عبادت کا حق ادا نہ کر سکا“ یہ تبصرہ فرماتے ہوئے فرمایا یہ جملہ امام صاحب سے سرزد نہیں ہو سکتا۔ خدا کا مقام تو بہت بلند ہے ہم تو رسول خدا کے مقام کی بھی پوری معرفت حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت حق معرفت کجا!

زیارت روضہ رسول اور علمائے دیوبند

سرتاج علماء دیوبند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی محدث اپنی کتاب ”زبدۃ النکاح“ مطبوعہ جید برقی پریس دہلی صفحہ ۱۳۲ پر فرماتے ہیں؛

”اب جان کہ زیارت روضہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل المستجابات ہے بلکہ بعض نے واجب لکھا ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگی۔ اور فرمایا کہ جو میری زیارت کو آئے اور اُس آنے میں حصّہ زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو محمد پر حق ہو گا کہ میں اس کا قیامت میں شفیع ہوں اور فرمایا کہ اگر کوئی میرے

انتقال کے بعد زیارت میری قبر کی کرے تو مثل اس کے ہے جس نے حیات میں میری زیارت کی ہو پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آئے فرض جب عزم مدینہ منورہ کا ہو تو بہتر لوں ہے کہ نیت زیارت قبر مطہرہ کی کر کے جائے تاسدق اس حدیث کا ہو جاوے کہ جو کوئی محض میری زیارت کو آئے شفاعت اس کی مجھ پر حق ہو گئی اور جب مدینہ منورہ کو چلے تو کثرت درود شریف کی راہ میں بہت کرتا ہے، پھر جب درخت وہاں کے نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کرے۔“

اس کتاب کے صفحہ ۱۲۷ میں فرماتے ہیں: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے لیٹے تھوڑے کر لے اور کہے السلام علیک یا رسول اللہ السلام یا حبیب اللہ الخ

صفحہ ۱۲۸ پر فرماتے ہیں: پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کر اور شفاعت چاہے یا رسول اللہ استغاث الشفاعة الخ

عقیدہ حیات النبیؐ اور علماء دیوبند

حضرت مولانا غلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ براہین قاطعہ“ صفحہ ۱۹۹ پر فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی بابت خوب یاد کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور عالم غیب میں اور جنت میں جہاں چاہیں باذن تعالیٰ چلتے پھرتے ہیں اور اس عالم میں بھی حکم ہو تو آسکتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام ملائکہ پہنچاتے ہیں اور اعمال اُمۃ ان پر پیش ہوتے ہیں اور جبروت حق تعالیٰ چاہے دنیا کے حال کشف ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی مخالفت نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ مولود میں اور دیگر مجالس ذکر میں ہر روز آتے ہوں یا ہر صورت ندا، اور عرض و حالات دُنیا کے ہر روز معلوم کرتے ہوں بدو ن اعلام حق تعالیٰ کے اس کو تسلیم نہیں کرتے، اور یہ کہ سب اشیاء کا علم حق تعالیٰ نے ان کو دیا ہے، اسکو بھی قبول نہیں کرتے بلکہ جہتد علم دیا جاتا ہے اسقدر کو جانتے ہیں اور لیں۔“

اس کے علاوہ علماء دیوبند کی مشہور و معروف کتاب ”المہند علی المفتد“

جس کی تصدیق علماء دیوبند نے متفقہ طور پر کی اور پھر تمام ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے مشائخ علماء نے اس کی تشریفاتی اور دیوبندی عقائد کو سرایت ہونے کا مقام دنیا کے علماء نے یہاں تک لکھ دیا کہ جو آپ کے عقائد میں وہی تمام اہل سنت کے اور ہمارے عقائد میں۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ہے ہمارے نزدیک اور مشائخ کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیائی سی ہے۔ بلا تکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء اور شہداء کیساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو یہ چنانچہ علامہ سیوطی اپنے رسالہ "انبیاء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء" میں بوضوح لکھا ہے:

حضرات سجادہ نشینان علماء و صوفیاء کے خیالات و فتاویٰ

حضرات! چند پیشہ در مولویوں کے علاوہ ہر مشرک کے نیک نیت علماء و صوفیاء نے اکابرین دیوبند کو ان کی قابل قدر خدمات کی وجہ سے باوجود چند فرعی مسائل میں اختلاف ہونے کے ہمیشہ عزت و احترام کی نظر سے دیکھا ہے جبکہ سلف صالحین کا دستور تھا کہ وہ اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کی عزت کیا کرتے تھے۔

مفتی اعظم گولڑہ شریف کی رائے

① ضلع جھنگ کے ایک صاحب نے سوال کیا، عالم مذکور ضلع جھنگ کا ایک پیشہ ور متعصب بھائی سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سید حسین احمد مدنی اور سید الزماں کشمیری دیوبندی وغیرہ کو کافر قرار دیکر ان کے قول و فعل و ذات پر لعنت کرتا ہے اور کہتا ہے بد راہیوں کا عوام ان کس کو اس فعل پر بیدار کرتا ہے عرض یہ کہ یہ جماعت قابل لعنت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مفتی اور اس کے ساتھی متہین کس جرم کے مستحق ہیں؟ (سیدنا و توحید)

الجواب

"اشخاص مذکورہ مومن ہیں اور جو شخص مومن کو کافر کہے اور اس پر لعنت کرے وہ کفر و لعنت خود اسی شخص پر ہوگی"

علامہ محمد حنفی رحمہ اللہ، مقیم گولڑہ شریف

نوٹ :- اصل تحریر جناب مولوی عبداللہ صاحب امام و مدرس للہ جولہ محتاجہ مشن ضلع جنگ
کے پاس موجود ہے۔ احقر ان کے سالانہ جلسہ پر حاضر ہوا تو انہوں نے ذکر فرمایا چنانچہ اس
رسالہ کی تحریر کے وقت یہ فتویٰ بذریعہ ڈاک منجھایا گیا اور پھر مولوی صاحب موصوف کو واپس
کر دیا گیا۔

(۲) حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قبلہ گولادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعین کردہ بھی مفتی غلام محمد
صاحب ایک دوسرے اسی قسم کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :

” واضح ہو کہ علماء مؤول عنہم شکر اللہ معہم ان کی نیات مبنی بر خیر تھیں، اعمیٰ یہ لوگ
نیک نیت تھے اور چند مسائل کی وجہ سے جو ان کی نسبت زباں دراز میں ہیں ہمیں اس
خداوند کریم نے محفوظ رکھا ہے اور آئندہ بھی اسکی درگاہ سے ان کیلئے خیر خواہ ہیں۔ فقط
(دیکھو رسالہ ”آئینہ مذہب بریلوی“ مطبوعہ برقی پریس جالندھر)۔

(۳) ایک تیسرے سوال کے جواب میں جو انجمن اہلسنت سائنکھل ضلع شیخوپورہ کی طرف
سے کیا گیا۔ پیر صاحب گولادی کے مفتی اعظم فرماتے ہیں : ”یہ لوگ بکے ایمان تھے جو شخص
ان کو کافر کہے وہ خود پورا مؤمن نہیں ہے، ایسے شخص کے پیچھے اقتداء نہ کرنی چاہیے۔“
غلام محمد گولڑہ شریفیت

”احقر کو اس فتویٰ سے اتفاق ہے“

منظر قیوم سجادہ نشین بقلم خود

”فقیر کو اس فتویٰ سے پورا اتفاق ہے میں خود مذکورہ بالا حضرات کی اقتداء میں نماز
پڑھنے کو بالکل جائز سمجھتا ہوں۔“ فقیر سید فیض الحسن نقشبندی سجادہ نشین آگرمہار شریفیت
ناچیز کہ فتویٰ مذکورہ سے اتفاق ہے، ناچیز مندرجہ بالا بزرگان کو ایمان متقی
جانتا ہے، ان حضرات کو برا کہنے والا لائق امامت نہیں۔“ سید احمد غفرلہ متوطن ہری پور ہزارہ
(دیکھو اشتہار اظہار حق“ مطبوعہ ایکٹرک پریس لاٹپور شائع کردہ اہلسنت والجماعت ساہیوالہ)

(۴) حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے خاص الخاص فیض یافتہ علامہ مولانا غلام محمد صاحب
گولڑی ایندھن الجامعہ عباسیہ بہاولپور فرماتے ہیں :

”مولانا محمد قاسم ہالوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبین کا زمانہ میں سے نہیں پایا
مولانا خلیل احمد مولانا محمود الحسن صاحب کی ایک دفعہ زیارت کی ہے مصاحبت کا اتفاق

نہیں ہوا۔ مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کی ایک دفعہ زیارت اور ایک دفعہ دعا سے
 اس سے زیادہ ان حضرات کیساتھ کسی مصاحبت کا اتفاق نہیں ہوا مگر میرا اعتقاد ان بزرگوں
 کے متعلق یہ ہے کہ یہ سب علماء ربانی اور اولیاء اُمت محمدیہ سے تھے۔ احقر کو بعض
 مسائل میں ان سے اختلاف بھی ہے مگر اعتقاد یہی ہے اور اعتقاد کے اختیار کرنے کا
 سبب ان کی تصانیف کا مطالعہ اور استفادہ قبول عام ہے بالخصوص مولانا اشرف علی
 صاحب مقلانوی کے خدماتِ طریقت پر نظر کر کے شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ اس صدی
 کے مجدد ہیں۔ فقط۔ (۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ آئینہ مذہب، ریویو صفحہ ۲)
 ⑤ مولانا عزیز الرحمن خان صاحب سجادہ نشین و تہم تیم خانہ خالقیہ حال مقیم سرگودھا حضرت
 مولانا مشاق احمد ابنیٹھوی حنفی چشتی کی رائے سے (جو علماء دیوبند کی تعریف میں ہے)
 اتفاق فرماتے ہوئے کہنے ہیں میں کلیہ طور پر متفق ہوں بلکہ حضرت والد صاحب
 دیر عبدالحق صاحب کا بھی یہی مسلک تھا۔ فقط۔ (حوالہ مذکور بالا)
 ⑥ مولانا محمد اسماعیل شاہ صاحب سجادہ نشین کرمانوالہ (حال مقیم اوکاڑہ) فرماتے ہیں
 مذکورہ تراکیر دیوبند صاحبان کا نا بعدار ہے۔ فقط۔ (دیکھو حوالہ مذکور)

چار نوری وجود

حضرت قبلہ عالم میاں خیر محمد صاحب شرقپوری جو اپنے وقت کے صوفی دہانی
 اور کامل بزرگ تھے کی سوانح عمری خزینہ معرفت مرتبہ آپ کے خاص الخاص مرید
 صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری صفحہ ۳۸۲ پر ہے حضرت میاں صاحب نے مجھے
 فرمایا کہ دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں سے ایک سید اللہ شاہ صاحب ہیں۔
 ان بزرگانِ دین کی اخلاص میں ڈوبی ہوئی تحریروں کو بڑھ کر حضراتِ علماء
 دیوبند کی خدمات کو وہی شخص ٹھکرا سکتا ہے جس کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی ہو
 یا دل میں ظلمتِ شرک! اللہ تعالیٰ ہم سبکو بزرگانِ دین کے ادب کی توفیق بخشنے

①

از خدا خدایم توفیقِ ادب
 بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

فتویٰ

نامہاد جمعیت علماء پاکستان حزب اہل حنفی بریلوی مسجد وزیر خاں لاہور

① لیگ میں مرتدین، منکرین ضروریات دین شامل ہیں اس لئے اہل سنت و جماعت کا ان سے اتفاق اور اتحاد نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔ لیگ کے لیڈروں کو رہنما سمجھنا یا ان پر اہمیت بار کرنا منافقین و مرتدین کو رہنما بنانا اور ان پر اہمیت بار کرنا ہے۔ جو شرعاً ناجائز ہے۔

② لیگ کی حمایت کرنا اس میں چندے دینا اس کا ممبر بننا، اس کی اشاعت کرنا منافقین اور مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا ہے اور دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔

③ جو شخص اپنے کو سنی کہتا ہو اور پھر (محمد علی) جناح کو اپنا پیشوا ماننے اور قائد اعظم کہے اس شخص پر واجب لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے اور سچا دیکھا مسلمان بن جائے۔ اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو اس کا اہل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکلی گئی۔

(الہدایات السنیہ صفحہ ۲۲)

(فتویٰ جماعت بریلوی مہر حزب اہل حنفی لاہور)

(۲)

بریلوی ملاؤں کا ایمان

پیش لفظ

برادران اسلام! حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک حق و باطل کی آپس میں کشمکش رہی ہے۔ جب بھی اہل حق نے دنیا کے اندر حق کی آواز کو بلند کیا تو اہل باطل کی جبینوں پر شکنیں پڑ گئیں۔ انہوں نے قطعاً اس بات کو گوارا نہ کیا کہ حق کی دسیا میں آواز بلند ہو۔ مگر

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے
باطل نے شیطانِ قوتوں کیساتھ حق کو پامال کرنے کی پوری کوششیں کیں مگر
حق نے اپنی رحمانی قوتوں کے ساتھ باطل کے ایوانوں کو متزلزل کر کے رکھ دیا۔ اسے
مقابلے کی تاب تو کیا اپنے ہوش و حواس ہی کو بیٹھا۔

جاء الحق وزهق الباطل

اہل حق نے لباسِ باطل کے اس طرح سے بچنے اُدھیرے کر دے اے
باطل! کافروں اور نہ ہی مہر کا فرعون، پیرندہ لگا سکا، مگر اس رسوائی کے عالم میں بھی وہ اس
شیطانیت سے باز نہیں آیا۔ اس نے اپنی تمام قوتوں کو حق پرستوں کے مقابلہ میں
مجمع کر دیا ہے لیکن اتنا ہی یہ اُمبرے کا جتنا کہ دبا دیں گے کیونکہ

الاسلام یصلو ولا یفعلی

حضرات علماءِ دیرہند نے ہندوستان کے اندر اسلام اور مسلمانوں کے محنت
زین دشمن انگریزوں کے خلاف جو جنگ لڑی ہے وہ کسی باشعور اور سنجیدہ انسان پر مخفی

نہیں ہے یہ جنگ انہوں نے ذاتی اقتدار یا ذاتی مفاد کی خاطر نہیں بلکہ صرف اسلام اور مسلمانوں کی عزت کے تحفظ کیلئے لڑی تھی۔ علماء دیوبند کا اسلام کیلئے میدان میں کودنا اہل باطل کیلئے زہر ہلاہل نہایت ہوا۔ اگر انگریز صاف طور پر ان علماء حقانی کی مخالفت پر اترتا تو ہندوستان کا مسلمان اسے کسی قیمت پر بھی گوارہ نہ کرتا چنانچہ اُس نے اپنے نظریہ پھوٹ ڈالو اور حکومت کر دے کے تحت چند زیر پرست اور پریشہ در مذاول کو سکوں کی جھنکار کلاچ دیکر علماء حقانی کی تکفیر کیلئے ان کے ایمان کو خریدا چنانچہ اس سلسلہ میں مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور مرزا غلام احمد قاری نے علماء حقانی کی خلاف جوڈرامہ کھیلا وہ مسلمانوں پر معنی نہیں سبے۔ ان دونوں حضرات نے انگریز دوستی اور مذہب و ملت سے غداری کے جو ثبوت فراہم کئے اہل بصیرت انہیں کہیں ذرا محسوس نہیں کر سکتے اب مذکورہ بالا دونوں حضرات تو آسمانی ہو گئے لیکن اپنی ذریت کو اس حد کیلئے چھوڑ گئے کہ تم نے علماء حقانی کو بدنام کر کے ہماری روحوں کو تازگی بخشی ہوگی۔

لاٹپور شہر کے اندر انگریز کے لیجنٹ مدت سے اس ڈرامے کو کھیل رہے ہیں مگر ہم نے اس کی طرف تکی اور ملی مفاد کے پیش نظر توجہ نہ کی اب جبکہ پانی سر سے گزرنے لگا اور انگریز کے خود کاشتہ پودوں نے اپنے قدیم حق غلامی کو ادا کر کے ایک رسالہ بعنوان ”دیوبندی مولویوں کا ایمان“ گول باغ لاٹپور سے شائع کر کے علماء حقانی کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کی تو بندہ نے ضروری سمجھا کہ سنی اور حسنی مسلمان بھائیوں کو ان نام نہاد و مبہان رسول کی حقیقت سے آگاہ کروں جو لباس روشی میں ایمان کے لٹریے سے ہیں اور محبت رسول کے لباس میں گستاخ رسول ہیں مگر میں چاہوں تو انشاء اللہ العزیز ان حلوہ خور محبوں کی ہزاروں گستاخیاں پیش کر سکتا ہوں جو انہوں نے حضرات انبیاء علیہم السلام و دیگر اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی شان میں کی ہیں چونکہ اس وقت طوالت مقصود نہیں اس لئے چند حوالوں پر اکتفاء کر دے گا جن سے ان نام نہاد عاشقان رسول کا پول کھل جائیگا۔

① بدعتی بریلوی ملاؤں کا نرالا درود !

اللہم صل وسلم علی محمد و سیدنا و ہادینا و مرشدنا و معبودنا
حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب (فیضان علی پردہ المعروف الزار تپرا شاہ مل)
حضرات! آپ نے ملاحظہ فرمایا ان بدعتی ملاؤں کا درود! ان سے کہہ کر کہ
اپنے میلادوں میں اس درود کو پڑھا کریں تاکہ عوام میں ان کی محبت رسولؐ میں عداوت
رسولؐ واضح ہو جائے۔

② بریلوی ملاؤں کا امام الانبیاء احمد رضا خان ہے !

مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سیدنا صلی اللہ
علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھر سے پر تشریف لیجاتے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ
حضور کہاں تشریف لیجاتے ہیں؟ فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔
الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔ (اللفوظ حقہ روم ص ۲۲)

میرے سنی بھائیو! دیکھا آپ نے بریلوی ملاؤں کا پیر و مرشد لکھتا ہے کہ جنہیں
خداوند عالم نے امام الانبیاء کا خصوصی شرف عطا فرما کر جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
شان امتیازی عطا فرمائی تھی انہوں نے میری اقتداء میں نماز پڑھی اور میں ان کا مقتداء تھا
یعنی امام الانبیاء کا بھی امام تھا۔

علماء حقانی کو بدنام کرنے والو! تم نے تو محبت رسولؐ کا شور مچا کر کے دنیا
کو گمراہ کیا ہوا تھا کیا اسی کا نام محبت ہے کہ چودھویں صدی میں ایک انگریز کا ایجنٹ
جس کی تمام عمر اسلام پر گند اچھالتے گذر گئی ہو وہ تو امام ہو اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے مقتدی ہوں۔ شرم شرم۔ حضرت حقانوی علیہ الرحمۃ کے مرید کا خواب تو انہیں
سہول نہیں اور اپنے مولوی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی فراموش ہو گئی۔
کے۔ اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف و رازیں

کیا دیوبندی مولویوں کا ایمان کھتے وقت تہیں اپنے ہوا کی عبارت فراموش ہو گئی تھی؟
ہاں ایک بددیانتی اور بے ایمانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

بریلوی ملاؤں کا زالاسا قی کوثر

(۳)

سے جب زبانیں سوکھ جائیں پیس سے
جام کوثر کا پلا اسجد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۴۲)

حضرات! آپ نے اندازہ کیا کہ ان ایمان کے لیروں کا ظاہر کچھ اور ہے اور باطن کچھ اور اس شعر کے اندر جلا جھجکا اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ روزِ محشر میں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو جامِ کوثر عطا فرماتے ہوں گے تو ہم حضور کو چھوڑ کر مولوی احمد رضا خاں کے دروازے پر جائیں گے کہ ہم ہمارا ساقی کوثر وہی ہوگا۔ بزرگانِ دارالعلوم دیوبند کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ساقی کوثر ہوگی اور تمام امتی آپ ہی کے حوض پر حاضر ہوں گے مگر ان نام نہاد عاشقانِ رسول کو قیامت کے دن بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جانا گوارا نہ ہوگا۔ محبت کے لباس میں گستاخی کرنے والا کیا یہ نشانِ رسالت سے انکار نہیں ہے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ یہ انتہائی درجہ کی گستاخی نہیں ہے؟ کیا حضور کے علاوہ مٹا سے ملاں کو بھی حوضِ کوثر عطا کیا گیا ہے؟

سُنی بھائیو! ہمارے ساقی کوثر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ گرامی ہوگی اور انشاء اللہ العزیز ہمیں آپ کے دستِ فیض سے جامِ کوثر ملے گا۔ یہ لوگ دُنیا میں بھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن رہے اور آخرت میں بھی سرکارِ دو عالم کی دشمنی ان کے قلوب سے نہ نکلی۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنے والے عاشقِ رسول ہو سکتے ہیں؟ قطعاً نہیں۔

(۴) بریلوی ملاؤں کے نزدیک مدینہ منورہ میں اقامتِ حرم ہے

”مگر مدینہ طیبہ میں مجاورت ہمارے آئمہ کے نزدیک مکروہ ہے کہ حفظِ آداب نہیں ہو سکے گا۔“
(احکامِ شریعت ص ۲۷ حصہ دوم)

حضرات! دیکھا ان عاشقانِ رسول کا حال کہ دیارِ محبوب میں اقامت کو کس قدر ناگوار سمجھتے ہوئے اس پر کراہت کا فتویٰ دیا ہے۔ محبوبِ دو عالم کے شہر میں اقامت

خود کو پسند نہیں مگر الزام آئے پر دھر دیا جن کی محبت کا آخری مرجع مدینہ منورہ تھا جن آئمہ کرام کے پیش نظر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی (فداہ امی و ابی) :
 من استطاع ان یؤت فی الدینۃ فلیہمت بها فان فی الشیخ لہن ینوت بها۔
 ترجمہ: یعنی جو مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو اس کو وہاں آکر مرنے چاہیے کیونکہ میں وہاں آکر مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (مشکوٰۃ باب حرم المدینہ بحوالہ ترمذی)
 واضح ہو کہ یہاں سکونت مدینہ منورہ کو مطلقاً مکروہ کہا گیا ہے اور فقہاء حنفیہ کے نزدیک جب لفظ مکروہ معاملات میں مطلقاً مستقل ہو تو اس سے مکروہ تحریمی ہوتی ہے گویا کلاس مجدد کے نزدیک مدینہ منورہ میں رہنا حُرمت پر مبنی ہوگا۔

بریلوی ملاؤں کا مدینہ منورہ

(۵)

سے مدینہ بھی مٹھ رہے مقدس ہے علی پور بھی
 ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

(روزِ الصوفیہ بابت ماہ ستمبر ۱۳۷۷ء ص ۹)

سُنی بھائیو! آپ نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں اور مدینہ منورہ کے دشمنوں کے اس فاسد عقیدہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے لئے رسولِ خدا (فداہ امی و ابی) صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ اور پیرِ جماعت علی شاہ کا علی پور ایک برابر ہے۔ لیکن گستاخانِ مصلحت کے دامنِ جھنجھوڑ کو کہو کہ جب مدینہ منورہ کا مقابلہ علی پور بھی کرتے ہیں تو بریلوی فریشتہ میں اعلان کر دو کہ اس قدر سرمایہ خرچ کرنے کے بعد تمہیں عرب جانے کی ضرورت نہیں۔ تمہارے لئے بھی مرزائیوں کی طرح علی پور مدینہ بن گیا ہے۔ کیوں یہ اعلان نہیں کرتے؟ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر ہم نے یہ اعلان کر دیا تو سبھو لے بھالے عوام جو ہمارے دام میں الجھ کر ہماری دکان کے گاہک بنے ہوئے ہیں وہ ہم سے متفرق ہو جائیں گے اور ہماری محبت رسول کے نام پر کی گئی دکانداری ختم ہو کر رہ جائے گی۔ تفت

(۶) امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم علوم شرعیہ میں ناقص ہیں!

سے دل کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں وہ تیری وعظ کی فصل ہے یا غرث

(اندائن بخشش ص ۹ حصہ دوم)

مسلمانوں! قاعدہ یہ ہے کہ کم علم والے زیادہ علم والوں کا وعظ و شکر کرتے ہیں محتاج ہدایت طالب علم علماء کے مواعظ میں جایا کرتے ہیں۔ ان بدعتی ملاؤں نے اس کے برعکس کر دیا۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے شاگرد بنا دیا۔ کیا جلد انبیاء کرام و خصوصیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں کوئی کمی ہے جس کو پر کر کے لئے حضرت غوث پاک کی مجلس میں تشریف لیجا کرتے ہیں۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم و جلد انبیاء علیہم السلام کی موجودگی میں حضرت شیخ عبدالقادر انہیں شریعت کے اصول سمجھایا کرتے ہیں جبکہ خلافت کے تمام علوم شرعیہ کامرکز و منبع حضور کی ہی ذات گرامی ہو۔ کیا تمہارے پاس ان گستاخیوں کے جوابات ہیں، کیا ان گستاخیوں کے باوجود تم عقائد اہلسنت کے حامل رہو گے؟ کیا تمہارے نزدیک انبیاء اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک امتی کے شاگرد ہیں؟ شرم شرم کیا تمہارے اور مرزاہوں کے عقائد میں کوئی فرق ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

④ بریلوی ملاؤں کے نزدیک حضور شافع محشر نہیں!

سے خون محشر اور ایوب رضوی تجھے

آپ لیں گے بچا احمد رضا

(محشر رضوی ص ۳۰ شائع کردہ کتب خانہ غوثیہ رضویہ کو باغ لاہور)

اسی قسم کے اشعار مدائح اعلیٰ حضرت میں بھی موجود ہیں جو بریلوی حضرات کی ایک معروف

کتاب ہے۔

ہے ستائے حشر میں اگر مہر کی پیش ہم کو

چھپالے ہم کو تو تیرے داس سلام علیک

حشر میں ہو جب قیامت کی پیش

اپنے دامن میں چھپا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت بحوالہ مکتبہ مذہب شائع کردہ مکتبہ فیض باغ لاہور)

حضرات! ان اشعار سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حشر کے روز

جب تمام انبیاء بھی لوگوں کو شفاعت کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خدمت میں

بھیجیں گے تو یہ ملے اس وقت بھی اپنے پیرو مرشد احمد رضا خاں کی تلاش کرتے پھریں گے۔
پہلے جس سے دشمن ہو اس کے پاس کون جاتا ہے۔

ہم تو انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شافع و شریع تسلیم کرتے ہیں۔

حضور کے گستاخو! جب تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں ہے تو
مسلمانوں کو دھوکہ دیکر ان کے ایمان پر ظلم نہ کرو۔ اپنے نام نہاد شیخ الحدیثوں سے کہو کہ
حضرت مولانا اثر علی متاخریؒ کے خلاف زہر لگاتے وقت اپنے گھر کی خبر بھی لے لیا کریں
کہ کہیں ہمارے گھر کے اندر گستاخانِ رسولؐ تو نہیں بستے!

⑤ بدعتی ملاؤں کی خُدا اور رسولؐ سے بغاوت

سے نکیرین آکے مرقد میں جو پڑھیں گے تو کس کا ہے؟

اُدب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا کا

(مدارج اعلیٰ حضرت ص ۲۱)

حضورؐ کے باغیو! اگر قبر میں تمہارا خدا اور رسول احمد رضا خاں ہوگا تو دنیا کے ایمان
کو جھوٹے دعووں سے برباد نہ کرو۔ سُنّی سمجھاؤ: ان ایمان کے لیڈروں کا اندازہ کر لو کہ
کس طرح سادہ مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دھوکا دیا جا رہا ہے۔ کیا مذکورہ بالا
شعر میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرتے ہوئے اغیار کے
سایہ کی پناہ نہیں لی۔ العیاذ باللہ۔ حالانکہ نکیرین قبر میں نہایت سختی کیا تمہارا سوال کریں گے
پہلا سوال مَن وَ تَهْلِكُ و در سوال مَآذِیْنُکَ تَمِیرُ اسوال مَا کُنْتُ تَعْمَلُ ۚ

هَذَا التَّجَلَّى۔ ان کے ہارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مُردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا
جواب دے گا بِئِی اللّٰہ میرا رب اللہ ہے۔ اور دوسرے کا جواب دے گا بِئِی اللّٰہ میرا رب اللہ ہے
میرا دین اسلام ہے اور تم میرے کا جواب دے گا ہُو دِیْنُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ اول ص ۲۱)

کیا پہلا سوال جو شعر میں واقع ہے وہ ان مولوی صاحبِ دجوان کے ہی ہم مذہب ہیں
کی تصنیف کے مطابق ہے؟ اگر نہیں اور لقیہ نہیں تو یہ تضادِ بیان کیوں اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے بغاوت کیوں؟

⑨ حرام مال سے عرس کرانا جائز ہے

مسجد مدرسہ وغیرہ میں لعینہ روپیہ نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشیاء خریدتے ہیں۔ خریداری میں اگر یہ نہ ہوا ہو کہ حرام دکھا کر کہا اس کے بدلے فلاں چیز دے اس نے دی اس نے قیمت میں زیر حرام دیا۔ تو چیزیں خریدیں، وہ خبیث نہیں ہوتی اس صورت میں فاتحہ و عرس کا کھانا جائز ہوگا۔ (احکام شریعت ص ۵۹)

حضرات! اس عبارت میں صاف طور پر اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر زجر حرام کے بدلہ میں اشیاء خریدی جائیں مگر اس زجر حرام کو جیب میں رکھیں تو وہ اشیاء اس صورت میں ناپاک نہیں ہوں گی۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ دھوکہ دیکر حرام کھانا اور کھلانا جائز ہوگا۔ بلکہ اس زجر حرام سے میلاد و عرس و نذر و نیاز وغیرہ کا دینا جائز ہوگا۔

حضرات! آپ نے ان حلیوں کے پیرومُرشد کے فتوے کو ملاحظہ فرمایا۔ بیماروں سے مارے حرم کے حرام و حلال میں بھی تمیز نہ ہو سکی بلکہ میلادوں اور عرسوں کے نام پر حرام کھانے کی کھلی چھٹی دیدی کہ حرام کھاؤ اور عوام الناس میں فساد کراؤ اور محبتِ رسول کا لباس پہن کر دنیا کے ایمان کو برباد کرو۔ یہ ہے کلی شیطانی رجحانِ فیصلہ۔

⑩ مولوی احمد رضا کے بقول بدعتی مُلاؤں کے پیچھے نماز جائز نہیں

مُودخو یا ناہج دیکھنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے (احکام شریعت ص ۵۷) حضرات! مذکورہ بالا حوالہ نمبر ۹ میں تو اس بات کو بیان کیا گیا تھا کہ زیر حرام کی خریدی ہوئی اشیاء کا کھانا اور زجر حرام سے (اگرچہ کسی حیل سے ہو) میلاد کرنا جائز ہے مگر اس حوالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ سود خور کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ کیا اس حرام اور مذکورہ حرام میں فرق آپ لوگوں کو آسمان کا فرشتہ بتا گیا تھا یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح ان مولوی صاحب کو بھی متقاعد ہاتھیں کہنے کی بیماری ہے۔ جو لوگ عرس وغیرہ میں سود کی کمانی پر دُعا کرتے ہیں اور نعمتیں پڑھتے ہیں (جیسے بدعتی برٹری ملاں) ان کے مجدد کے نزدیک ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

(۱۱) بدعتی ملاؤں کے نزدیک احمد رضا کا مقام کفر و بدعتی کے برابر ہے

سہ تیری تعظیم ہے سرکارِ عرب کی تعظیم
تو ہے اللہ کا اللہ تیرا

(مدارح اعلیٰ حضرت ص ۴)

رسول اللہ کے دشمن! مولانا اسماعیل شہید و مولانا اشرف علی تھانویؒ پر الزام لگاتے وقت تمہیں اپنے گھر کی خبر نہیں تھی۔ پچ سے تیس دن بزرگوں کی پھونکار پڑ گئی۔ اب تمہارے ہوش بھی قائم نہیں رہے۔ پہلے تو اولیاء اللہ کی دشمنی تک محدود تھے، مگر اب اور ترقی کی توانیاں علیہم الصلوٰۃ والسلام تک زبان درازی سے اعراض نہ کیا۔

جب تمہارے نزدیک حضور صلی علیہ وسلم کا مقام اور عظمت تمہارے پیرو مشرک مولوی احمد رضا خاں سے زیادہ نہیں ہے بلکہ العیاذ باللہ سہ تیری تعظیم ہے سرکارِ عرب کی تعظیم تو اپنے میلادوں میں اس عقیدہ کی اشاعت کیوں نہیں کرتے۔

سُنّی مسلمانوں! تمہارے اکابر کا عقیدہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام نہ کس ولی اور نہ ہی قطب و ابدال اور نہ ہی انبیاء سابقین اور نہ ہی ملائکہ مقربین کو حاصل تھا ساری کائنات میں سے اشرف و اعلیٰ آپ کی ہی ذات ہے، آپ کی عظمت کسی کو حاصل نہیں۔ مگر ان نام نہاد عاشقانِ رسولؐ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مجدد و بدعات مائتہ حاضرہ ایک برابر ہیں۔ شرم، شرم، شرم۔

(۱۲) سند المفسرین حضرت مولانا شاہ اسحاقؒ کے نزدیک بریلویؒ ملاں مشرک ہیں

”اللہ جل شانہ“ حضور اکرم صلی علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم سب کو اپنا بندہ کرو اور ان سے ہیں ارشاد فرمادو کہ اے میرے گنہگار بندو! میرے رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو“

(الاسماء ص ۵۵)

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو“ اے خداوندِ عرب کہہ کر بلا کر کے ہو۔“

طوفقات حصہ اول ص ۱۳

حضرات! یہ مذکورہ بالا عبارتیں مجدد و بدعات مائتہ حاضرہ مولوی احمد رضا خاں کی ہیں

جو بدعتی حضرات کے مجدد و وقت ہیں۔ اب ہم سننے یہ دیکھنا ہے کہ آیا مجدد صاحب کی یہ باتیں حضرات سلف صالحین کے عقیدے کیساتھ ملتی جلتی ہیں یا ان سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرات سلف صالحین سے تو کیا ان لوگوں کو قرآن مقدس کی آیات سے بھی بغاوت کرنے کی جرأت ہو چکی ہے چنانچہ مذکورہ عبارتیں قرآن مقدس اور حضرت شاہ اسماعیل کے ایک قول پر جانچی جا لیں جن سے ناظرین کرام حق و باطل میں امتیاز کر سکیں گے۔ حضرت شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں اس طرح تعلق فرماتے ہیں:

”واذا آن جلد از کسانیکہ در نام شہادن خود را بندہ فلاں و عبد فلاں میگویند و این شرک در تسمیہ است۔“ ترجمہ ۱۔ اور اس میں سے وہ لوگ ہیں جو کہ نام رکھتے ہیں اپنے آپ کو فلاں کا بندہ اور فلاں کا عبد کہتے ہیں (مثلاً عبد الفہن، عبد العباس) وغیرہ شرکیہ نام ہیں یہ شرک فی التسمیہ ہے۔ (امداد السائل ترجمہ مائتہ مسائل ص ۱۸)

حضرات حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی عبارت مذکورہ بالا عبارتوں کے بالکل خلاف ہے اور ایسا فعل یا عمل کرنے والوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ انہی کی زبانی اب تقریر طوی ملاں مشرک ٹھہرے۔ یہ کوئی دیر بند سی کہنے والا نہیں ہے نیز اس آیت کریمہ

مَا كُنَّا لِبَشَرٍ اَنْ يُؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّآلِ مَنْ دُونِ اللهِ وَكُنْتُمْ كَوَافِرًا

ترجمہ ۱۔ کس بشر سے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس کے کتاب اور دین کی فہم اور نبوت عطا فرمادیں، پھر وہ لوگوں سے کہنے لگیں کہ میرے بندے بن جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی توحید کو چھوڑ کر ہمیں وہ کہے گا کہ تم اللہ واسے بن جاؤ۔ (سورۃ آل عمران)

کے صریحاً مخالف ہے۔ اس لوگوں کو ادبیاء اللہ اور قرآن سے کوئی نسبت ہو سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

(۱۳) بدعتی ملاؤں کے نزدیک حُفْظہ کے پانی سے وضو جائز ہے۔

”حُفْظہ کا پانی قطعاً پاک ہے اس سے بھی وضو کرے تو ہو جائے گا۔“ (فتویٰ رضویہ ص ۲۴۲ کتاب الطہارت و احکام شریعت ص ۱۵۷)

مثل مشور ہے کہ جیسی روح دیئے فرشتے جس طرح کہ بخش عتیدہ رکھنے والا ملائحتا
اسی طرح کا باقی بخش میسر ہو گیا۔ دراصل جنت کے پانی کو پاک کھنکے کی بڑی دہریہ ہے کہ مولوی
احمد رضا خاں (بانی مذہب بریلویہ) بھی اس کے بید مشتاق تھے۔

بدعتی ملاؤں کے نزدیک کرشن کنہیا کافر بھی حاضر ناظر ہے۔ کرشن کنہیا کا فرقت
اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔ (مطوفات ص ۱۱ حصہ اول)

حضرات آپ نے دیکھ لیا کہ محدث بدعات نامہ حاضرہ کے نزدیک کافر کو بھی علم
الغیب و حاضر و ناظر مان لیا گیا۔ بھلا جب اس صفت میں کافروں میں شریک ہو سکتے ہیں
تو پھر اس کو کمال سمجھنا چہ معنی دارو۔

میرے سنی مسلمان بھائیو! الحمد للہ اختصار کے طور پر بدعتی ملاؤں کی کتب سے
بندہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کا درود و خدا رحمت اور مدینہ منورہ تمام اُمتِ محمدیہ سے جداگانہ
ہے۔ دراصل یہ لباس درویشی میں ایمان کے ٹیڑھے ہیں۔ سیدھے سادھے مسلمانوں کو اپنے
بیخود استہاد میں لاکر انہیں مذہب سے دور کر رہے ہیں اور انہیں علماء حقانی کے خلاف
جھوٹی باتیں بنا کر متغیر کرنے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں مگر ایک نظر صواب دیدار کے
ضبط پر دیکھتے لور کذب بیانی و جہوں کا شیوہ ہے) سے ہرگز متاثر نہیں ہو سکتی۔ مجھے
امید ہے کہ آپ کو اس رسالہ کے پڑھنے کے بعد معلوم ہو جائیگا کہ جن کی ابتداء یہ ہوا
کی انتہا کیا ہوگی۔ پروردگار عالم ہمیں ان عقائد فاسدہ سے محفوظ فرمائے اور قرآن وحدیث
کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

منے کے پتے

انجمن خدام الاسلام ۲۸۵ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور

ٹرانس اکیڈمی ۴۰/۱ اردو بازار لاہور

مکتبہ رشیدیہ — غلامنڈی — ساہیوال

معیاری خوبصورت اور مستند کتابیں

- ① نماز سمیپسر
- ② ترتیب نزول قرآن
- ③ محاسن موضح قرآن
- ④ بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ
- ⑤ امام ابن تیمیہ
- ⑥ طب رحمانی
- ⑦ ملفوظات طبیات
- ⑧ علما کی حق گوئی
- ⑨ سود و دیت سے ناراضگی کے اسباب
- ⑩ شفاء القلوب
- ⑪ اربعین
- ⑫ حیات النبی
- ⑬ مسائل زکوٰۃ
- ⑭ مسائل تجمیر و تکفین
- ⑮ خطبات
- ⑯ حضرت ابوہریرہ
- ⑰ حضرت ابوسفیان
- ⑱ حدیث الثقلین
- شیخ محمد ایاس فیصل
- پروفیسر محمد اجل خان
- مولانا اخلاق حسین قاسمی
- ڈاکٹر محمد یوسف کوکن غری
- مولانا خورشید عالم
- شیخ التتیر حضرت لاہوری
- مفتی اعظم اشد شہابی
- حضرت لاہوری
- قاری عبدالمجید
- مولانا عبدالرزاق فاروقی
- میاں محمد سعید
- حضرت لاہوری
- قاری محمد اسلم قاسمی
- مولانا محمد نافع

منصفہ کاپتہ
پوسٹ بکس ۷۶۶ لاہور
منصفہ کاپتہ
پوسٹ بکس ۷۶۶ لاہور
منصفہ کاپتہ
پوسٹ بکس ۷۶۶ لاہور

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

بدعت اور شرک

قرآن وحدیث اور بزرگان دین کی نظر میں

نتیجہ فکری

حضر مولانا کفیل الرحمن نشاۃ (فاضل دیوبند)
پیش کش

جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵ جی ٹی روڈ لاہور
باغ بپورہ لاہور

جامعہ حنفیہ قادریہ ملت جامع مسجد من اہلسنت والجماعت

۲۸۵۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور ۹

جامعہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جس میں درس نظامی کے ساتھ چھٹی تا میٹرک تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ علوم دینیہ سے فارغ ہونے والا طالب علم علوم جدیدہ سے بھی بہرہ ور ہو کر ملک و ملت کی خدمت احسن طریقہ سے کر سکے جامعہ میں حفظ و ناظرہ کا بھی مکمل انتظام ہے ۲۵ کے قریب بیرونی طلباء بھی زیر تعلیم ہیں جن کی جملہ ضروریات کا جامعہ کفیل ہے، نیز مسافر طلباء کو نقد یا مائتہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ داخلہ کے لیے کم از کم ۱۲، ۱۳ سال عمراؤ حافظِ ستر آں ہونا شرط ہے۔

جامعہ کی الگ عمارت کے لیے جی ٹی روڈ سناواں تھانہ کے پاس چوک یادگار شہیداں میں تقریباً ایک کنال جگہ خرید لی گئی ہے جس کی تعمیر میں اہل ثروت حصہ لیکر عند اللہ ماجر و عند الناس شکور ہوگا۔

الداعی : جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ، لاہور ۹

قال الله تعالى

ادِّعُوا مَنَزِلَ قَوْمِهِمْ لَعَنُوا لَوْ كُنْ لَهُمْ مَعْشَرٌ ذُو نُفُسٍ كَرِيمَةٍ

الْحَمْدُ لِلَّهِ

کہ اس رسالہ کی اشاعت سے دیوبندی اور بریلوی کا جھگڑا ختم ہو گیا
کیونکہ جن عقائد خبیثہ و کفریہ سے علماء دیوبند کو متہم کیا جاتا تھا ان کی
تردید انہی کی زبان و قلم سے معلوم کر لینے کے بعد کسی دیا تدار صاحب ایمان
کو انکار و انصرار کی مطلقاً گنجائش باقی نہیں رہتی اسی لئے اس رسالہ کا نام

کفر و ایمان کی کسوٹی

رکھا گیا ہے تاکہ غلط اور ضعیفی میں امتیاز ہو سکے جو لوگ
اب بھی اپنی ہٹ پر قائم رہیں گے اور کافر کافر کی رٹ
لگائیں گے وہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت عالیہ کے
فیصلہ کے مطابق خود اپنے ایمانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے

احیاءنا اللہ تعالیٰ و جمیع المسلمین

منابع

جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵ جی ٹی روڈ،

باغبانپورہ لاہور نمبر ۹